بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

• روزہ داروں کو عید مبارک ہو!

• روزہ خور توجہ فرمائیں!

• ع تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں؟

روز و شب، ماہ و سال تو گزر ہی جاتے ہیں، لیکن یہی روز و شب، یہی ماہ و سال کسی کیلئے انتہائی مبارک ثابت ہوتے ہیں تو کسی کے لئے محرومیوں اور حسرتوں کا پیغام چھوڑ جاتے ہیں —— رمضان المبارک کا بابرکت اور پُرعظمت مہینہ آیا اور رخصت بھی ہو گیا، چنانچہ جن لوگوں نے اس ماہِ مقدس میں دن کو روزہ رکھا، تلاوتِ قرآن مجید اور نمازِ باجماعت کا خصوصی اہتمام کیا اور راتوں میں قیام اور رکوع و سجدہ کے ذریعہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری دے کر اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتے، اظہارِ ندامت کیا، وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کے مستحق بھی ہوئے اور جہنم سے آزادی کی نوید بھی انھوں نے حاصل کر لی! —— لیکن جن لوگوں نے اس مبارک مہینہ کے تقاضوں کو نہ صرف ملحوظ نہ رکھا، بلکہ اس کی حرمتوں کو پامال اور اس کے تقدس کو مجروح کیا، بلاشبہ انھوں نے اللہ کے غضب کو للکارا اور اپنی نفسانی خواہشات پر اخروی فوائد کو قربان کرتے ہوئے سراسر گھاٹے کا سودا کیا ہے، لیکن اس خسارہ کا آج انھیں احساس نہیں ہے —— ہاں جب احساس ہو گا، تو اُس وقت اُن کے حصہ میں سوائے محرومیوں اور حسرتوں کے کچھ نہ آئے گا —— یہی حقیقت قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

"وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (سورۃ العصر)

"زمانہ شاہد ہے کہ بیشک انسان البتہ خسارہ میں ہے! — ہاں مگر (اس خسارہ سے) وہ لوگ (محفوظ رہیں گے) جو ایمان لائے، نیک اعمال بجالائے اور انھوں نے حق اور صبر کی وصیت کی"!

—— لہٰذا ہر مسلمان کو یہ سوچ لینا چاہیے کہ رمضان المبارک میں اس نے کیا پایا اور کیا کھو دیا ہے؟

اس شدید گرمی میں جبکہ اکثر افراد کے لُو لگنے سے بیہوش ہو جانے اور کئی افراد کے جاں بحق ہو جانے کی اطلاعات اخبارات کے ذریعہ مل رہی ہیں، روزِ محشر کی گرمی کی شدت کا اندازہ کر لینا شاید کسی قدر ممکن ہو — سائنس دانوں کے مطابق سورج زمین سے نو کروڑ میل دُور ہے، لیکن روزِ محشر یہی سورج ایک میل (فرسخ) کے فاصلہ پر چمکے گا، لہٰذا اس دن کی گرمی کا تصور ذہن میں تازہ کرنے کے لئے آج کے اس درجۂ حرارت کو کم از کم نو کروڑ سے ضرب دینا ضروری ہے — دنیا میں اس گرمی سے بچنے کے لئے بند ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں دبک جانے والوں یا سایہ دار درختوں تلے اور دیواروں کی آڑ میں سستا لینے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس دن عرشِ الٰہی کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا — روزانہ ٹھنڈے پانی سے بار بار غسل کرنے والے یہ باور کریں کہ اس دن ہر شخص اپنے اپنے گناہوں کے بقدر اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا۔ چنانچہ بعض گھٹنوں تک اور بعض کانوں تک پسینے میں غرق ہوں گے، جبکہ بعض کے منہ تک یہ پسینہ گویا انھیں لگام دیئے ہوگا — برہنہ تن، حلق میں کانٹے، زبان تالو سے لگی ہوئی، روزِ محشر کی طوالت ہمارے ان دنوں کے حساب سے پچاس ہزار سال کے برابر! — ان حالات میں روزہ داروں اور ان کے روزے افطار کرانے والوں کے لئے زبانِ نبوت، صدق ترجمان سے یہ خوشخبری کتنی بڑی خوشخبری ہے کہ:

"وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَأُ حَتّٰى یَدْخُلَ الْجَنَّةَ!

"جس نے سیر ہو کر کسی روزہ دار کو دودھ یا دودھ ملا پانی پلایا، اللہ تعالیٰ اسے (روزِ قیامت) میرے حوض سے پانی پلائیں گے، چنانچہ اسے پیاس نہیں ستائے گی، حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا"

— ظاہر ہے، جب روزہ افطار کرانے والے کی یہ جزا ہے تو خود روزہ دار کی جزا کیا ہو گی؟ — فرمایا اللہ رب العزت نے:

"اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"!

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (یا اس کی جزا کے طور پر میں خود ہی اسے مل جاؤں گا)"!

— پس روزہ داروں کو عید مبارک ہو کہ عید کی حقیقی خوشیوں کے امین اور مستحق دراصل یہی لوگ ہیں — تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکُمْ!

اور جہاں تک روزہ خوروں کا تعلق ہے، تو امسال ان کی تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ تھی جو "مریضوں اور مسافروں کے لئے" بورڈ کے پس پردہ ماحضر تناول فرماتے رہے اور لذتِ کام و دہن میں مصروف رہے — عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ اس سے قبل یہ لوگ محض روزہ خور تھے، لیکن اس دفعہ ان میں روزہ خوری کے ساتھ ساتھ سینہ زوری کا تلخ تجربہ بھی ہوا — جہاں پہلے ندامت تھی، وہاں اب بغاوت کے آثار پائے گئے، اور دفاعی انداز نے اب جارحیت کی صورت اختیار کر لی ہے، حتیٰ کہ روزہ خوروں کی محفل میں رمضان المبارک کے کم از کم احترام کو ملحوظ رکھنے کی دعوت دینے والا بھی الٹا تکنیف کر رہ گیا۔ کسی نے بڑا کرم کیا تو یہ کہہ کر جواباً، اسے سختی نہ کرنے کے لیے "نبوی اخلاق" کا حوالہ دے ڈالا، یا موسم کی حدت کا احساس دلایا — صاف ظاہر ہے کہ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کے تقاضوں سے بے خبر اور "قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا"[1] کی سختیوں سے آنکھیں بند کر لینے والے ان لوگوں کا روزِ آخرت پر ایمان ہی نہیں ہے، ورنہ اس دیدہ دلیری کی انھیں جرأت نہ ہوتی!

تاہم جہاں تک رمضان المبارک میں سامانِ افطاری تیار کرنے کا تعلق ہے، وہ روزہ داروں سے پیچھے نہیں رہے۔ اور عید بھی انھوں نے بڑے دھڑلے سے منائی ہے — چنانچہ جہاں روزہ دار، روزِ عید کو "وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

---

[1] "(اے نبی) آپ فرما دیجیے کہ جہنم کی گرمی بڑی ہی شدید ہے"!

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ؔ کا مصداق بنے، وہاں یہ روزہ خود بھی عید کے روز گویا جعلی سندیں ہاتھ میں لیے عید گاہوں میں وارد ہوتے اور دوسروں کو یہ باور کراتے رہے کہ اس کڑی آزمائش میں ہم بھی کامیاب ہو گئے! — پس روزہ خوروں کو عید مبارک کہنے کا تصور اسی قدر مضحکہ خیز ہے، جس قدر کہ بغیر روزہ کے افطاری، اور رمضان المبارک کا پورا مہینہ اللہ رب العزت کی نافرمانی میں گزار کر عید کی خوشیوں میں حصہ دار بننے کا تصور مضحکہ خیز ہے!

"يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ٥"!

باور کیجئے کہ انہی عاقبت نااندیشیوں اور خدا فراموشیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ بادل جھوم جھوم کر آتے ہیں، لیکن پانی کی ایک بوند گرائے بغیر نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں — البتہ جہاں کہیں برستے ہیں تو طوفانی کیفیت اختیار کر لیتے ہیں — آج ۲۶ جون کے اخبارات کے مطابق دریائے سندھ متلاطم ہے اور سیلاب کے باعث لوگ اپنی جانیں اور مال بچانے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہیں — بعض مقامات پر پانی کی یہ تباہیاں اور ملک کے اکثر حصہ میں طویل خشک سالی، پانی کی یہ کمی اور اس کے نتیجہ میں لوڈ شیڈنگ کا عذاب، فصلوں کا متاثر ہونا، یہ سب اس بات کی علامات ہیں کہ اللہ کی اس زمین کو ظلم و فساد سے بھر دیا گیا ہے اور ہمارا پالنہار ہم سے ناراض ہے! — اخبارات کے مطابق عین عید کے روز صرف لاہور اور شیخوپورہ میں دس افراد قتل ہوئے — علاوہ ازیں اپنے گرد و پیش نگاہ دوڑائیے تو آپ کو ہر چہار سُو ساز و آواز کی حکمرانی یوں نظر آئے گی کہ کسی شریف آدمی کا خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی بھری اِن گندی، کچی، لچر اور بیہودہ آوازوں سے اپنے کان بچا لینا ناممکن ہو کر رہ گیا ہے، حتیٰ کہ رمضان المبارک میں بھی یہ شیطانی کاروبار ٹھنڈا نہیں پڑا اور اگر کہیں کسی نے اس کے خلاف کوئی آواز اٹھائی بھی، تو اس کی معلومات میں یوں اضافہ

ؔ٥ تاکہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو، اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس بنا پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی (اور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی)، اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو (کہ اس کڑی آزمائش میں اس نے تمہیں ثابت قدم رکھا)!

کیا گیا کہ "روزہ اپنی جگہ، گانا اپنی جگہ، رمضان کا مہینہ محترم کا مہینہ تو نہیں ہے جس میں گانے سننا منع ہوں!" ــــ آہ، پوری قوم لہو ولعب میں یوں کھو گئی ہے جیسے یہ دنیا آخرت کی کھیتی نہیں، ایک بازی گاہ ہے ــــ ثقافت کے نام پر کنجریوں کے ناچ، تازہ ترین ملبوسات کی نمائش کے بہانے بےحیا تصویریں۔ گھر گھر سینما، جگہ بجگہ وی سی آر، وڈیو کیسٹ، ٹیپ ریکارڈر، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ثقافتی شو، کلب، تھیٹر، سٹیج شو، ڈرامے اور نہ جانے کیا کیا، الغرض فحاشی اور بے راہروی کا ایک ایسا سیلاب امڈ آیا ہے کہ جس کے سامنے بند باندھنا شاید اب کسی کے بس کی بات نہیں رہی ــــ ادھر سیاسی دنگلوں نے الگ جان کھالی ہے! ــــ مارشل لاء اور جمہوریت، یہ الفاظ سنتے سنتے کان پک گئے ہیں۔ نہ مارشل لاء جاتا ہے اور نہ جمہوریت بحال ہو پاتی ہے ــــ اور جو تھوڑی بہت بحال ہوئی ہے، اس نے مسائل پیدا ہی کیے ہیں حل نہیں کیے ــــ کنفیڈریشن کے نعرے، صوبائی خودمختاری کے پس پردہ ملک توڑنے کی دھمکیاں، ہڑتال بازی، تشدد، مار دھاڑ، انسان تو رہے ایک طرف، اب دریا تک باہم الجھ کر رہ گئے ہیں! ــــ تاہم ہمارے لیڈران گرامی قدر اب بھی اس بحالی جمہوریت پر مطمئن نہیں ہیں، اور نہ جانے مکمل بحال ہونے پر "آزادی کی یہ نیلم پری" کیا کیا گل کھلائے گی؟

ــــ رہا اسلام، سو اسے اب سفلی جذبات اور گندی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنا لینے کی کوششیں ہو رہی ہیں، حتیٰ کہ پردہ بھی اسلامی چیز نہ رہی، اور خواتین کے ہاکی میچ کھیلنا بھی اب نسوانیت کی معراج ہے، چنانچہ اس کے لئے دلائل کتاب وسنت سے ڈھونڈھے جا رہے ہیں۔ اخبارات میں بے دانشوں نے دانشوری کے نام پر اسلام پر وہ کیچڑ اچھالا ہے کہ رہے نام اللہ کا! ــــ بے خدائی کا یہ عالم کہ ادھر یہ خبر آئی ہے کہ "چک جھمرہ میں تین افراد لوڈ شیڈنگ کے باعث پانی نہ ملنے پر دم توڑ گئے" ــــ لیکن ادھر "عوامی حلقوں" کی طرف سے یہ مطالبہ اخبارات کے ذریعہ نظر نواز ہوتا ہے کہ "راگ ملہار گائے جائیں تاکہ بادل جھوم جھوم کر برسیں" ــــ آہ، یہ وہ مسلمان ہے کہ جو خشک سالی کے مواقع پر نمازِ استسقاء کا اہتمام کرتا اپنے رب کے حضور گڑگڑاتا، آنسو بہاتا، جھک جایا کرتا تھا۔ لیکن اب اس کے نزدیک خشک سالی کا علاج راگ ملہار اور دیپک راگ ہیں! ــــ اگر برف اس شدید گرمی کے باوجود پگھل نہیں رہی، اور اس بناء پر دریاؤں میں پانی کم ہے، تو اس کے لئے کیمیکل آزمانے کے مشورے ہو رہے ہیں، اس بات سے بالکل بےخبر کہ:

ع ۔ تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں ؟

—— چک جھمرہ کوہ قاف ایسی کسی خیالی سرزمین پر واقع نہیں ہے ، اسی ملک پاکستان کا ایک شہر ہے ۔ اگر پانی نہ ملنے کے باعث وہاں موت نے اپنے پنجے گاڑے ہیں تو پورا ملک بھی اس کی لپیٹ میں آسکتا ہے !۔ یہی تنبیہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یوں فرمائی ہے :

"قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ !

کہہ دے نبیؐ ، ان سے پوچھئے ، اگر تمہارے پینے کا پانی گہرا ہو جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں میٹھا پانی مہیا کرے گا ؟"

اے اہل پاکستان ، کہہ دو کہ :

"اَللّٰهُ يَأْتِيْنَا بِهٖ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟

"اللہ ہی ہمیں میٹھا پانی پلائے گا کہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمام جہانوں کا پروردگار بھی !"

—— ورنہ یاد رکھو ، قدرت کی ان دیکھی قوتیں تمہارے خلاف سرگرم عمل ہو رہی ہیں اور تمہارے گرد عذاب خداوندی مسلسل اپنا گھیرا تنگ کرتا چلا جا رہا ہے —— لیکن تم ہو کہ اپنی بداعمالیوں پر مصر ، نافرمانیوں پر مفتخر ، بغاوتوں پر مطمئن اور پستیوں پر قانع ، ہر ممکن ذریعہ سے کھیل کود میں مصروف ہو —— اس انتباہِ خداوندی سے یکسر بے نیاز اور چشم پوش کر :

"أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ۝
أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝"

(الاعراف : ۹۷ ، ۹۸)

"کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب انہیں رات کو سوتے میں اچانک آگھیرے ۔۔ اور کیا بستیوں والے اس بات سے امن میں آگئے ہیں کہ ہمارا عذاب اُن پر دن چڑھے (عین اس وقت) نازل ہو جائے جب (لہو و لعب کے رسیا) کھیل کود میں مصروف ہوں ؟"

پہلی قومیں ، جو تباہ و برباد ہو گئیں ، قصۂ ماضی اور فسانۂ عبرت بن کر رہ گئیں ۔ یہ

بھی ہماری طرح گوشت پوست کے انسان تھے ۔۔۔ لیکن قرآن فرماتا ہے کہ :

کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝

(الدخان : ۲۵ تا ۲۹)

دیکھو، دیکھو، کتنی بستیاں ہم نے تم سے پہلے ہلاک کر دیں، ان کے باغات اور چشمے یہیں دھرے کے دھرے رہ گئے، لیکن خود وہ فسانہ ماضی بن کر رہ گئے !۔۔۔ ان کی کھیتیاں اور اونچے اونچے محلات اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ یہاں روئے زمین پر کوئی قوم بستی تھی، لیکن خود وہ کہاں چلے گئے ؟۔۔۔ انواع و اقسام کی نعمتیں کھانے والوں کا اب کوئی نام و نشان باقی نہیں رہا، ہاں بلکہ ہم نے انہیں اُن کی بداعمالیوں کے سبب ہلاک کر کے، ان کی جگہ دوسری قوموں کو ان نعمتوں کا وارث بنا دیا تو ان کے اس عبرتناک انجام پر نہ تو زمین روئی اور نہ آسمان ہی کو ان پر آنسو بہانے کی توفیق میسر ہوئی !۔۔۔ جب عذابِ خداوندی نے اُن کو آن گھیرا تو ایک منٹ کی مہلت بھی انہیں نہ مل سکی !

قدرت کا یہ اصول اٹل ہے کہ جب کوئی قوم سرکشی پر اتر آتی ہے تو اس پر اللہ کا عذاب آجاتا اور اس کی گزران اس پر تنگ کر دی جاتی ہے ۔۔۔ "وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا"!۔۔۔ یہی قانونِ خداوندی ہے ۔۔۔ یہی سنّتِ الٰہی ہے :

"فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَّلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا"!

(فاطر : ۴۳)

۔۔۔ پس قبل اس کے کہ یہ نافرمانیاں رنگ لائیں، عذابِ الٰہی کا کوڑا حرکت میں آئے، اپنی غلطیوں پر ندامت کا اظہار کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں جھک جاؤ، جھک جاؤ !۔۔۔ کہ اس غفار الذنوب کا دریائے کرم اب بھی ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور تمہیں اپنے جلو میں لینے کے لئے بیتاب !

"وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔۔۔ الآیۃ"! (الاعراف : ۹۶)

"اگر بستیوں والے ایمان لے آئیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم اُن پر زمین و آسمان

سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں ؟

—— لیکن کیا تم اس کے لیے تیار بھی ہو ؟ —— دیکھیں "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" کی صدا کب اور کہاں سے بلند ہوتی ہے ؟ —— "اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ" —— وما علينا الا البلاغ !

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

کوئی مشکل سے پہنچے گا جہاں حافظ محمدؒ تھے

بظاہر دیکھنے میں شادماں حافظ محمدؒ تھے
غمِ روزِ جزا سے نیم جاں حافظ محمدؒ تھے

رہا تا زیست درسِ شرحِ قرآں مشغلہ اُن کا
احادیثِ نبیؐ کے ترجماں حافظ محمدؒ تھے

عبورِ خاص حاصل تھا اُنھیں دینی مسائل پر
فقیہ و نکتہ داں تھے خوش بیاں حافظ محمدؒ تھے

خدا کے دین کی خوشبو زمانے بھر میں پھیلائی
حقیقت میں بہارِ جاوداں حافظ محمدؒ تھے

ادارہ تھے وہ اک علم و عمل کا دورِ حاضر میں
علومِ دین کے گنجِ گراں حافظ محمدؒ تھے

ہماری رہبری کرتے رہے مشکل مسائل میں
خوشا وہ دن ہمارے درمیاں حافظ محمدؒ تھے

اطاعت میں عبادت میں ریاضت میں جماعت میں
دمِ پیری بھی گویا نوجواں حافظ محمدؒ تھے

ہمیشہ سوئے کعبہ قافلوں کی رہنمائی کی !
امام العصر میرِ کارواں حافظ محمدؒ تھے

وفورِ درد و غم میں شدتِ رنج و علالت میں
ثبات و صبر کا کوہِ گراں حافظ محمدؒ تھے

خدا آسودۂ منزل کرے گا اُن کو عقبیٰ میں
جہاں میں جادۂ حق پر رواں حافظ محمدؒ تھے

سحر خیزی غذائے روح تھی حافظ محمدؒ کی !
خدا کے ذکر میں رطب اللساں حافظ محمدؒ تھے

ہزاروں آج بھی ہیں عالمِ دینِ متیں لیکن
کوئی مشکل سے پہنچے گا جہاں حافظ محمدؒ تھے

وہ اک آیت تھے مِن آیاتِ ربّ العٰلمیں عاجزؔ
زمیں پر مثلِ مہرِ آسماں حافظ محمدؒ تھے

ؒ حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔